بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نمبر ۱۴۱

رجب ۱۴۲۰ھ / اکتوبر 1999ء

کیا ۲۲ رجب کے کونڈے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے والوں کے لئے مناسب ہیں؟

از پروفیسر خواجہ ابوالکلام صدیقی

۱:۔ کونڈا ہندی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مٹی کے تسلے کے ہوتے ہیں اور اس لفظ کا استعمال ایک ایسی رسم کے لئے بھی ہوتا ہے جس کا آغاز پوریاں یا شیرینی مٹی کے برتن میں ڈال کر ایک دوسرے کو چھپ کر کھلانے سے ہوا۔

۲:۔ اس رسم کا عربی و فارسی نام نہ ہونا ظاہر کر رہا ہے کہ یہ پرانی نہیں بلکہ نئی رسم ہے جو برعظیم پاک و ہند تک محدود ہے اور اس کی تصدیق یوں بھی ہوتی ہے کہ اس رسم کا بیسویں صدی عیسوی سے پہلے کہیں ذکر نہیں ملتا۔

۳:۔ ذریعۂ ثواب سمجھ کر کیا جانے والا ہر ایسا کام جو شریعت سے مطابقت نہ رکھتا ہو اسے بدعت کہتے ہیں اس لئے اسے بھی بدعت کہہ دیا جاتا ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہماری کتنی رسمیں ایسی ہیں جن کو علماءِ کرام بدعت کہتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ سب کی سب علانیہ کی جاتی ہیں لیکن یہ ایسی رسم ہے جس کا آغاز چھپ کر ادا کرنے سے ہوا اور اس کی فضیلت و خصوصیت بھی چھپ کر ادا کرنا بیان کی جاتی ہے نیز یہ کہ اس رسم کو شروع کرنے والا وہ گروہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے جس سے عقلِ سلیم بآسانی اندازہ کر سکتی ہے کہ اس رسم کا کوئی ایسا مقصد ضرور ہے جس کا تعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض سے ہے جس کی وجہ سے اسے مسلمانوں سے چھپانا ضروری سمجھا گیا مگر

اس کے ساتھ ساتھ یہ کوشش بھی جاری رہی کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اس کے مذموم مقصد سے لاعلم و بے خبر رکھتے ہوئے ان میں اس رسم کو پوری طرح پھیلا دیا جائے۔

۴:۔ مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کے لئے اس رسم کو ان میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز کے نام سے مشہور کر دیا گیا حالانکہ نیاز ثواب کی نیت سے مال خرچ کرنے کو کہتے ہیں جو کہ مالی عبادت ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت و بندگی کے تین ہدیے پیش کئے اول یہ کہ (اَلتَّحِیَّاتُ) میری اور میری امت کی ہر قسم کی قولی عبادت (مثلاً ذکر، تلاوت، دعا وغیرہ) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دوم یہ کہ (وَالصَّلَوَاتُ) میری اور میری امت کی ہر قسم کی جسمانی عبادت (مثلاً: نماز، رکوع، سجدہ، طواف اور روزہ وغیرہ) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، سوم یہ کہ (وَالطَّیِّبَاتُ) میری اور میری امت کی ہر قسم کی مالی عبادت (مثلاً زکوٰۃ، قربانی، نذر اور نیاز وغیرہ) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے: اس لئے امت پر لازم ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس عہد کی لاج رکھے اور نیاز جو کہ مالی عبادت ہے کسی اور کے نام کی دینے کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی دے اور جو مال کسی کو ثواب پہنچانے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اسے اس نیک بندے کی نیاز کی بجائے اس کے ایصالِ ثواب کی خیرات کہے۔

۵:۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ذاتی لحاظ سے صاحبِ علم و فضل ہونے کے علاوہ نجیب الطرفین ہیں یعنی ددھیال و ننھیال دونوں طرف سے اعلیٰ و افضل نسب رکھتے ہیں: آپ کے دادا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد اور پوتی حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے نواسے ہیں آپ کا قول ہے:

وَلَدَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ (تهذيب سير اعلام النبلاء ج ۱ ص ۲۳۱ عنوان ۹۶۰)

مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو بار جنا ہے یعنی مجھے ان سے دہری نسبی نسبت حاصل ہے۔ عقائد کے لحاظ سے آپ اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی طرح پہلے تین خلفاءِ

راشدین رضی اللہ عنہم کی عظمت وفضیلت کے قائل ہیں ان کا مشہور قول ہے کہ: اللہ تعالیٰ اُس سے بیزار ہے جو ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے بیزار ہوا (ایضا)

۶:۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے قابل صد احترام اور لائق محبت وعقیدت بزرگ ہیں ان کے ایصالِ ثواب کے لئے خیرات ایک مستحسن عمل ہے مگر ۲۲ رجب کو نہ ان کی پیدائش ہوئی اور نہ وفات۔ ان کی پیدائش ۸ رمضان المبارک کی اور وفات ۱۵ شوال المکرم (۱۴۸ھ) کی ہے جبکہ ۲۲ رجب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یومِ وفات ہے۔

۷:۔ پوریاں اور شیرینی غم کا نہیں خوشی کا اظہار ہے اور یہ رسم عید اور جشن کی سی کیفیت رکھتی ہے جبکہ اس دن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش نہیں وفات ہوئی ہے اور ان کی وفات پر خوشی کا اظہار وہی کر سکتا ہے جو اُن سے بغض رکھتا ہو اور اُن پر طعن کرتا ہو، ایک شخص نے بریلوی مکتبِ فکر کے امام مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری سے اُس شخص کے بارے میں شریعت کا حکم دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر نہیں مانتا اور انہیں خطا پر جانتا ہوں یا یہ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لالچی تھے انہوں نے حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ مولانا نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں ایک وہ جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور دوسرے وہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے اور پھر فرمایا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا) جو کسی صحابی (رضی اللہ عنہ) پر طعنہ کرے (وہ) واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایاتِ کاذبہ ہیں ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں رب عزوجل نے اسی آیت میں دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا: وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے) بایں ہمہ میں تم سب

سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اس کے بعد جو کوئی بکے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

ومن یکون یطعن فی معاویة فذاک من کلاب الهاویة

''جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے''

(احکام شریعت از مولانا احمد رضا خاں قادری مکتبہ فقیریہ اردو بازار لاہور طباعت ۱۹۸۴ء ص ۱۲۲، ۱۲۳)

جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والا جہنمی کتا ہے تو پھر ان کی وفات پر کونڈوں کی صورت میں خوشی کرنے والا کیا ہوگا؟

۸:۔ یہودی منافقین رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور کوئی بات دوبارہ سننا چاہتے تو: رَاعِنَا (یعنی آپ ہماری رعایت فرماتے ہوئے یہ جملہ دوبارہ ارشاد فرمادیں) کہتے اور اس کی ادائیگی گستاخانہ مفہوم کے تصور کے ساتھ ایک خاص انداز سے کرتے اور جب ایمان والے آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی دوبارہ سننا چاہتے تو یہی لفظ صحیح مفہوم کے ساتھ صحیح طریقے سے عرض کرتے جسے سن کر یہودی منافق خوش ہوتے کہ ہم نے اہلِ ایمان کی زبان پر بھی یہ لفظ چڑھا دیا اور خود اس کے گستاخانہ مفہوم کا تصور کر لیتے جس پر اللہ تعالیٰ نے پارہ نمبر ا رکوع نمبر ۱۳ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۰۴ نازل فرمائی جس میں آپ ﷺ کی دانستہ گستاخی و بے ادبی کرنے والوں کو کافر قرار دے کر انہیں دردناک عذاب کی خبر دی اور اہلِ ایمان کو ان کی مشابہت سے بچنے کے لئے اس لفظ کا استعمال چھوڑ دینے کا حکم فرمایا اس سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ ۲۲ رجب کے کونڈوں کی رسم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والوں نے شروع کی اب اگر کوئی شخص اس تاریخ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کی نیت سے بھی یہ رسم کرے گا تو بھی ان کے دشمنوں کو اس سے خوشی ہوگی اور ان سے مشابہت رہے گی اس لئے اس تاریخ کو ایصالِ ثواب کی نیت سے کرنا بھی مناسب نہیں ایصالِ ثواب کسی اور دن بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کسی خاص دن تک محدود نہیں اس کی رحمتِ قبولیت کا دروازہ ہر دن

اور ہر وقت کھلا ہے۔

۹:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والا گروہ سادہ لوح اور لاعلم مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کے لئے اپنے بغض کا اظہار اصل عنوان کی بجائے دوسرے عنوان سے کرتا رہتا ہے: مثلاً ۱۸ ذوالحجہ کو تیسرے خلیفہ راشد امامِ مظلوم سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس دن اس گروہ کے افراد اپنی خوشی کا اظہار عیدِ غدیر کے نام سے یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت وامارت کا اعلان فرمایا حالانکہ روایت ودرایت ہر لحاظ سے یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے اسی طرح انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی کو مسلمانوں کے سامنے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز کے نام پر پیش کر دیا۔

۱۰:۔ جب یہ بات کھل گئی کہ ۲۲ رجب کا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ووفات سے کوئی تعلق نہیں تو پھر انہوں نے ایک روایت گھڑ لی کہ خود امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اس تاریخ کو اپنی نیاز کرنے کا حکم دیا تھا حالانکہ اول تو ایسی کوئی روایت موجود نہیں بلکہ ان کی اپنی گھڑی ہوئی بات ہے اور امام صاحب پر تہمت ہے دوسرے یہ کہ یہ امام صاحب کی کیسی وصیت ہے جس کا علم ان کے پیروکاروں کو ان کی وفات کے بارہ صدیوں بعد تک نہ ہو سکا اور اس کا انکشاف چودھویں صدی ہجری میں ہوا اور وہ بھی عرب وایران کی بجائے ہندوستان میں یوپی کے علاقے میں، تیسرے یہ کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کی نیاز کی وصیت کیسے کر سکتے تھے جبکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ نیاز مالی عبادت کو کہتے ہیں اور عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی کی جاتی ہے۔ چوتھے یہ کہ اگر نیاز سے مراد ایصالِ ثواب کی خیرات ہے تو بھی یہ وصیت ان کی نہیں ہو سکتی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ایصالِ ثواب کسی خاص دن سے مخصوص نہیں ہر دن اور ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ پانچویں یہ کہ وہ بزرگانِ دین میں سے تھے اور یہ حضرات دوسروں کے اعمال کا سہارا تلاش کرنے کی بجائے خود اطاعت وخیرات سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ چھٹے یہ کہ وہ صاحبِ علم وعقل تھے وہ کسی ایسی تاریخ کو اپنے ایصالِ ثواب کے لئے کیسے مقرر کر سکتے تھے جس کا ان سے کوئی تعلق نہیں بنتا، ساتویں یہ کہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی وجہ سے یہ تاریخ مقرر کی تھی تو یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو دشمنوں کی تکلیف پر بھی بے چین ہو جاتا ہے کجا یہ کہ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی کا اظہار کرتے جو آپ ﷺ کے صحابی اور کاتبِ وحی ہونے کے علاوہ خود ان کی جدۂ مجدیٰ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ماموں بھی ہیں۔

۱۱:۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اکرام کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ الفصل الثانی) نیز فرمایا کہ جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اسے در حقیقت مجھ سے بغض ہے (ایضاً) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ماں باپ کے صحابی بیٹے ہیں گویا دو پشتی صحابی ہیں آپ ۷ھ میں عمرۃ القضاء پر ایمان لائے اور اپنا اسلام ۸ھ میں فتحِ مکہ کے موقع پر ظاہر کیا غزوۂ حُنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے عمرۂ جعرانہ میں رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کاٹنے کی سعادت حاصل کی کاتبانِ وحی میں شامل کئے گئے رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے دعائیں فرمائیں جن میں سے ایک دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ (مشکوٰۃ باب جامع المناقب الفصل الثانی) اے اللہ معاویہ کو ہدایت کی طرف بلانے والا، ہدایت یافتہ اور ذریعۂ ہدایت بنا۔

آپ کی وفات پر کونڈے کرنا آپ سے نفرت کا اظہار ہے اور صحابی رضی اللہ عنہ سے نفرت کو رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی ذات سے نفرت فرمایا ہے کیا کوئی مسلمان ایسی سنگین گستاخی کا تصور کر سکتا ہے؟ یقیناً نہیں کر سکتا تو پھر اس کے لئے اس تاریخ کو کونڈے کرنا کیسے مناسب ہو سکتا ہے؟

۱۲:۔ آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کا گورنر مقرر کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس منصب پر برقرار رکھتے ہوئے مزید علاقوں کا انتظام بھی آپ کے سپرد کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کا اجتہادی اختلاف رہا اس صورتِ حال سے جب قیصرِ روم نے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا تو آپ نے اُسے خط لکھا کہ اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنے ساتھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہراول دستے میں شامل ہو کر تمھارے دار الحکومت کو راکھ بنا دوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبردار ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اس کے بعد آپ بیس سال تک امیر المؤمنین رہے آپ مسلمانوں کے پہلے امیر البحر ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے جس پہلے لشکر نے بحری لڑائی لڑی اُس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی (صحیح البخاری کتاب الجہاد) اس اولین لشکر کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

مشہور محدث اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مانند قرار دیا جاسکتا ہے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر جو جہاد کیا اُس کا جو غبار اُن کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تو اُس کے برابر بھی نہیں ہو سکتے ایسے جلیل القدر مسلمان کی وفات پر اسلام سے محبت رکھنے والا کوئی فرد کونڈے کیسے کر سکتا ہے؟

۱۳:۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب (معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف) چھٹی پشت میں عبد مناف پر رسول اللہ ﷺ کے نسب میں شامل ہو جاتا ہے آپ قریش کی شاخ بنو امیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ وہ خاندان ہے جو خود رسول اللہ ﷺ کا ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی تین بیٹیوں: زینب رضی اللہ عنہا (زوجہ ابو العاص رضی اللہ عنہ)

رقیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ) ام کلثوم رضی اللہ عنہا (زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ) کا بھی سسرال ہے۔

۱۴:۔ آپ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کے بھائی ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے برادرِ نسبتی اور تمام ایمان والوں کے ماموں ہیں قیامت کے دن جب رسول اللہ ﷺ کے سوا سب کی سسرالی ودامادی رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی تو اس وقت آپ ﷺ کے سسرالی ودامادی رشتہ دار ساتھ کھڑے ہوں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت ہماری نجات اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا واحد ذریعہ ہوگی ایسی صورت میں ۲۲ رجب کو کونڈے کرنے والے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے سامنے کیسے حاضر ہوں گے؟

۱۵:۔ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمائی حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے اپنے جذبات کا اظہار ایسے کلمات میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر مسکراہٹ پھیل گئی ہر صحابی رضی اللہ عنہ کے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ ''اے کاش آپ ﷺ کی مسکراہٹ کا سبب میں بنتا'' امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے برادرِ نسبتی ہیں اور ان کی وفات پر خوشی کا اظہار آپ ﷺ کا دل دکھانا نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر ہم آپ ﷺ کے چہرے کی مسکراہٹ کا سبب نہیں بن سکتے تو کم از کم آپ ﷺ کا دل دُکھانے کا سبب تو نہ بنیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خود ۲۲ رجب کے کونڈوں کی اس رسم کو چھوڑ دیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کا دل مبارک دُکھانے کے کاموں سے محفوظ فرمائے اور آپ ﷺ کو خوش کر دینے والے کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ندوۃ الاحناف قرآن محل بیرون پاک گیٹ ملتان
061-4506766